ادارۃ خدمۃ القرآن الکریم کراچی

# دورۃ القرآن الکریم وعلومہ

## سبق نمبر (7)

زیرِ تدریس خادم القرآن الکریم حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم

رئیس مرکز الافتاء و الارشاد گلستانِ جوہر کراچی

**ہر جمعہ صبح 9:00 تا 11:00**

**بمقام:** مسجدِ اختر گلستانِ جوہر، بلاک ۱۲، کراچی

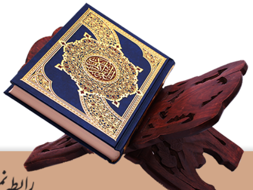

دورۃ القرآن الکریم وعلومہ

رابطہ نمبر +92 332 3158542 +92 332 3264993
بذریعہ انٹرنیٹ LIVE موبائل ایپ Ghurfa www.HazratFerozMemon.org

# قرآن مجید سے کامل استفادہ کے اُصول

قرآن مجید کی مخاطب پوری نوع انسان ہے، لیکن جس طرح زمین کے مختلف قطعے اپنی صلاحیت کے مراتب اور اپنی پیاس اور پانی کی طلب کے درجہ کے اعتبار سے اور پھر اس سے فائدہ اٹھانے کی قوت کے لحاظ سے اس بارانِ رحمت سے فائدہ اٹھانے میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اور جس طرح عمدہ سے عمدہ غذا مختلف انسانی معدوں میں جاکر مختلف اثر کرتی ہے، اسی طرح قرآن مجید کا خطاب بھی سب سے یکساں ہے، لیکن اس کو قبول کرنے اور اس سے مستفید ہونے کی صلاحیت سب کی یکساں نہیں ہوتی، چیز ایک ہے لیکن انسانی ظرف اور محل باہم متفاوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اثر ونتائج کا یہ اختلاف قرآن میں خود بیان کیا ہے اور اس کے دو متضاد اثرات کو ساتھ ہی ساتھ ذکر کیا ہے:

① ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا﴾

(سورۃ الاسراء، آیت ۸۲)

”اور ہم نازل کرتے ہیں قرآن کو جو شفاء اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے اور ظالموں کے لیے وہ خسران ہی کا باعث ہوگا۔“

② ﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ﴾ (سورۃ فصلت، آیت ۴۴)

”آپ کہہ دیجیے کہ وہ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور وہ ان کے نابینائی اور گمراہی کا باعث ہے، ان کو دور سے آواز دی جارہی ہے“

③ ﴿وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝﴾ (سورۃ التوبہ، آیات ۱۲۴، ۱۲۵)

”اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس نے تم میں سے کس کے ایمان میں زیادتی کی، پس وہ لوگ جو ایمان لائے ان کے ایمان میں تو زیادتی ہوئی اور وہی عنقریب خوش ہوں گے“

④ ﴿وَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ﴾

(التوبۃ: ع ۱۶، آیت: ۱۲۵)

” لیکن جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے تو ان کی خباثت ہی میں اضافہ ہو گا اور وہ کفر ہی کی حالت میں مریں گے۔“

⑤ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ وَمَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ﴾ (البقرۃ: ع ۳، آیت: ۲۶)

”اللہ کو اس سے شرم نہیں آتی کہ وہ کوئی مثال بیان کرے، مچھر کی یا اس سے بھی چھوٹی، پس وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ یہی حق ہے ان کے پروردگار کی طرف سے، اور کافر کہتے ہیں کہ اللہ نے اس مثال سے کیا مراد لی، گمراہ کرتا ہے اس سے بہتوں کو اور دیتا ہے بہتوں کو ہدایت، اور گمراہ صرف نافرمانوں ہی کو کرتا ہے۔“

## حدیث شریف سے خوبصورت مثال:

ایک حدیث شریف میں علم وہدایت کے سر چشمہ سے فیض یاد ہونے کو بہت خوبصورت مثال سے سمجھایا گیا ہے:

” سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس علم اور ہدایت کی مثال جسے خدا نے مجھے دیکر بھیجا ہے، موسلادھار بارش کی طرح ہے جو زمین پر برسی، چنانچہ زمین کے اچھے اور زرخیز ٹکڑے نے اسے قبول کرلیا (یعنی جذب کرلیا) اس کے نتیجہ میں بہت زیادہ خشک اور ہری گھاس پیدا ہوئی اور زمین کا ایک ٹکڑا ایسا سخت تھا کہ اس کے اوپر پانی جمع ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی لوگوں کو نفع پہنچایا، لوگوں نے اس سے خود بھی پیا اور دوسروں کو بھی پلایا اور کھیتی کو سیراب کیا، نیز بارش کا یہ پانی زمین کے ایسے ٹکڑے پر بھی پہنچا جو چٹیل میدان تھا، نہ تو اس نے پانی روکا اور نہ گھاس اُگایا۔ (لہٰذا ان مذکورہ مثالوں میں) ایک تو اس شخص کی مثال ہے جس نے خدا کے دین کو سمجھا اور جو

چیز اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے بھیجی تھی، اس نے خود نفع اُٹھایا، پس اس نے خود بھی سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا (اور ایک) اس شخص کی مثال ہے جس نے اللہ کے دین کو سمجھنے کے لیے (تکبر و نخوت کی وجہ سے) سر نہیں اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو جو میرے ذریعے بھیجی گئی تھی، قبول نہیں کیا۔"

---*---

بعض آیات میں مومنین اور بعض آیات میں کفار پر قرآن مجید کے الگ الگ اثر کو بیان کیا۔

## مومنین کے متعلق آیات کریمہ:

① ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾

(البقرۃ: ع ۱، آیت: ۲،۳)

"(قرآن) ہدایت ہے اہل تقویٰ کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں غیب پر اور نماز کے پابند ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے خرچ کرتے ہیں۔"

② ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾ (الانفال: ع ۱، آیت: ۲)

"مسلمان تو صرف وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا نام لیا جائے تو ان کے دل کانپ اٹھیں، اور جب ان کے سامنے اس کی آتیں پڑھی جائیں تو ان کا ایمان بڑھ جاوے اور وہ اپنے خدا ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔"

③ ﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ﴾ (الزمر: ع ۳، آیت: ۲۳)

"اللہ نے بہترین کلام نازل کیا جس کی آتیں ایک دوسرے سے مشابہ ہیں اور جو بار بار دہرائی جاتی ہیں، رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اس سے ان لوگوں کے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر نرم ہوجاتے ہیں ان کے جسم اور دل اور وہ اللہ کی یاد کی طرف راغب ہوجاتے ہیں یہ اللہ کی ہدایت ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے راہ راست پر لانے والا کوئی نہیں۔"

---*---

## کفار سے متعلق آیاتِ کریمہ:

① ﴿وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ، یَكَادُوْنَ یَسْطُوْنَ بِالَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا، قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ، اَلنَّارُ، وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا، وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ﴾ (الحج: ع۹، آیت: ۷۲)

”اور جب ان کے سامنے ہماری آتیں واضح طریقہ پر پڑھی جاتی ہیں تو آپ کافروں کے چہروں پر برائی محسوس کرتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر ٹوٹ پڑیں جو ان کے سامنے ہماری آتیں پیش کرتے ہیں۔“

② ﴿وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ﴾ (الزمر: ع ۵، آیت: ۴۵)

”اور جب صرف اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لائے ہیں، ان کے دل تنگ ہونے لگتے ہیں۔“

③ ﴿وَاِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ، هَلْ یَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا، صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ﴾ (التوبۃ: ع ۱۶، آیت: ۱۲۷)

”اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کہنے لگتے ہیں کہ تمہیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا ہے پھر چل دیتے ہیں اللہ نے ان کے دلوں کو پھیر دیا ہے کیونکہ یہ بے سمجھ لوگ ہیں۔“

لیکن قرآن مجید نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ مومنین کی اس اثر پذیری اور نفع اندوزی اور کفار کی اس بے اثری اور گمراہی میں ترقی کے ذکر کے موقع پر مومنین اور کفار کے مقابل اخلاق وصفات اور عقائد و اعمال کا بھی ذکر کیا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان متقابل اوصاف کو مختلف نتائج میں ضرور دخل ہے ان اوصاف کی روشنی میں ہم قرآن سے استفادہ کے شرائط اور قرآن سے استفادہ کے موانع مرتب کر سکتے ہیں اور یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ کس قسم کے اخلاق اور کس قسم کی ذہنیت اور تربیت قرآن سے مناسبت قرآن سے مناسبت رکھتی ہے اور کس قسم کی ذہنیت اور سیرت قرآن کی منافی ہے اس کے لئے حجاب بنتی ہے اور اس کے متوقع اصلاحی اور انقلابی نتائج پیدا کرنے میں مزاحم ہے اس کو مختلف عنوانوں کے ماتحت ذکر کیا جاتا ہے۔

---*---

# قرآن کریم سے استفادہ میں رکاوٹیں

قرآن سے استفادہ اور ہدایت حاصل کرنے میں رکاوٹوں کو قرآن نے کفار کی محرومی کے تذکرہ کے ساتھ ذکر کیا ہے، قرآن سے فائدہ اٹھانے اور اس کے اعتقادی انقلابی و اصلاح کے راستہ میں یہ اخلاق و اعتقادات سخت مزاحم ہیں کفار کے علاوہ اگر مسلمانوں میں بھی یہ موانع پائے جائیں گے تو قرآن مجید سے فائدہ اٹھانے میں حارج ہوں گے۔

## ❁ پہلی رکاوٹ: تکبر

انبیاء کرام کی تعلیم کے برکات و نتائج اور ان کی پیروی کی سعادت سے محرومی کا بڑا سبب اکثر تکبر، جھوٹی عزت نفس اور خودداری کا جاہلی جذبہ ہوتا ہے کبھی یہ انکار اور استکبار براہ راست قبول حق سے ہوتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے اپنے جاہ و اقتدار سے دست بردار ہونا پڑتا ہے، جاہلی عادات و رسوم چھوڑنے پڑتے ہیں، بہت سے فوائد سے ہاتھ اٹھانا پڑتا ہے، آزادی اور خودسری کی زندگی کے بجائے پابندی اور قانون کی زندگی گذارنی پڑتی ہے، بہت سے لوگوں پر یہ انقلاب حال بہت شاق گذرتا ہے اور ان کا تکبر قرآن کے انکار پر ان کو آمادہ کرتا ہے مندرجہ ذیل آیات میں انہیں کا تذکرہ ہے۔

① ﴿سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰيٰتِيَ الَّذِيۡنَ يَتَكَبَّرُوۡنَ فِي الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ‌ؕ وَاِنۡ يَّرَوۡا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡا بِهَا‌ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الرُّشۡدِ لَا يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا‌ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الۡغَيِّ يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا‌ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا عَنۡهَا غٰفِلِيۡنَ﴾ (الاعراف: ع۱۷، آیت: ۱۴۶)

”جو لوگ زمین میں ناحق غرور کرتے ہیں ان کو اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا، اگر یہ سب نشانیاں بھی دیکھیں تب بھی ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر راستی کا راستہ دیکھیں تو اپنا راستہ نہ بنائیں اور اگر گمراہی کی راہ دیکھیں تو اپنے لئے راستہ بنالیں یہ اس لئے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے غفلت کرتے رہے۔“

② ﴿وَيۡلٌ لِّـكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍۙ‏ يَّسۡمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتۡلٰى عَلَيۡهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا‌ ۚ فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ﴾ (الجاثیہ: ع۱، آیت: ۷،۸)

”ہر جھوٹے گنہگار پر افسوس کہ خدا کی آتیں اس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کو سن تو لیتا ہے مگر پھر غرور سے ضد کرتا ہے کہ گویا ان کو سنا ہی نہیں، سو ایسے شخص کو دکھ دینے والے عذاب کی خوش خبری سنادو۔“

③﴿ثُمَّ اَدۡبَرَ وَ اسۡتَکۡبَرَ﴾ (المدثر: ع ۱، آیت: ۲۳)

"پھر پشت پھیر کر چلا (اور قبول حق سے) غرور کیا۔"

﴿فَقَالَ اِنۡ ھٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ یُّؤۡثَرُ. اِنۡ ھٰذَاۤ اِلَّا قَوۡلُ الۡبَشَرِ﴾ (المدثر: ع ۱، آیت: ۲۵، ۲۴)

"پھر کہنے لگا یہ تو جادو ہے جو (اگلوں سے) منتقل ہوتا چلا آیا ہے (پھر بولا) یہ (خدا کا نہیں بلکہ) بشر کا کلام ہے۔"

کبھی پیغمبر کی ظاہری حالت اور غربت کو دیکھ کر وہ اس کے پیغام اور تعلیم سے انکار و استکبار کرتے ہیں اور اس کی پیروی میں اپنی اہانت محسوس کرتے ہیں فرعون نے کہا تھا:

④﴿اَمۡ اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡ ھٰذَا الَّذِیۡ ھُوَ مَھِیۡنٌ وَّ لَا یَکَادُ یُبِیۡنُ. فَلَوۡ لَاۤ اُلۡقِیَ عَلَیۡہِ اَسۡوِرَۃٌ مِّنۡ ذَھَبٍ اَوۡ جَآءَ مَعَہُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ مُقۡتَرِنِیۡنَ﴾ (الزخرف: ع ۵، آیت: ۵۲، ۵۳)

"بیشک میں اس شخص سے جو کچھ عزت نہیں رکھتا، اور صاف گفتگو بھی نہیں کرسکتا کہیں بہتر ہوں تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہ اتارے گئے یا (یہ ہوتا ہے کہ) فرشتے جمع ہو کر اس کے ساتھ آتے۔"

اور کفار قریش نے کہا تھا:

⑤﴿وَ قَالُوۡا لَوۡ لَا نُزِّلَ ھٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡیَتَیۡنِ عَظِیۡمٍ﴾ (الزخرف: ع ۳، آیت: ۳۱)

اور یہ بھی کہنے لگے کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں (یعنی مکہ اور طائف) میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ کیا گیا۔

کبھی محض اس کی بشریت ان کے لئے عذر بن جاتی ہے:

⑥﴿ذٰلِکَ بِاَنَّہٗ کَانَتۡ تَّاۡتِیۡھِمۡ رُسُلُھُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَقَالُوۡۤا اَبَشَرٌ یَّھۡدُوۡنَنَا. فَکَفَرُوۡا وَ تَوَلَّوۡا وَّ اسۡتَغۡنَی اللّٰہُ. وَ اللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ﴾ (التغابن: ع ۱، آیت: ۶)

"یہ اس لئے کہ ان کے پاس پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر آتے تو یہ کہتے کہ کیا آدمی ہمارے ہادی بنتے ہیں تو انہوں نے (ان کو) نہ مانا اور منہ پھیر لیا اور خدا نے بھی بے پروائی کی اور خدا بے پروا (اور) سزاوار حمد و ثنا ہے۔"

⑦﴿وَ قَالُوۡا مَالِ ھٰذَا الرَّسُوۡلِ یَاۡکُلُ الطَّعَامَ وَ یَمۡشِیۡ فِی الۡاَسۡوَاقِ لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡہِ مَلَکٌ فَیَکُوۡنَ مَعَہٗ نَذِیۡرًا﴾ (الفرقان: ع ۱، آیت: ۷)

”اور کہتے ہیں کہ یہ کیسا پیغمبر ہے کہ کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے، کیوں نازل نہیں کیا گیا اس کے پاس کوئی فرشتہ کہ اس کے ساتھ ہدایت کرنے کو رہتا۔“

کبھی رسول کے پیرووں کی معاشی پستی، ان کے پیشوں کی حقارت، ان کی کم نسبی کا وہ عذر کرتے ہیں اور جماعت میں شرکت کے لیے اسی کو مانع بنا لیتے ہیں:

⑧﴿فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ﴾ (الھود: ع ۳، آیت: ۲۷)

”تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ ہم تم کو اپنے ہی جیسا ایک آدمی دیکھتے ہیں اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیرو وہی لوگ ہوئے ہیں جو ہم میں ادنیٰ درجہ کے ہیں اور وہ بھی رائے ظاہر سے (نہ غور و تعمق سے) اور ہم تم میں اپنے اوپر کسی طرح فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔“

کبھی یہ رکاوٹ اس بنا پر ہوتی ہے کہ ان لوگوں نے اپنی دنیاوی اقبال مندی اور قسمت کی یاوری کی وجہ سے یہ فرض کر لیا ہوتا ہے کہ دنیا میں ہر اچھی چیز کے مستحق ہم ہیں اور وہ چیز خیر ہی نہیں جو پہلے ہم کو نہ ملے:

⑨﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ﴾ (الاحقاف: ع ۲، آیت: ۱۱)

”اور کافر مومنوں سے کہتے ہیں کہ اگر یہ (دین) کچھ بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑ پڑتے اور جب وہ اس سے ہدایت یاب نہ ہوئے تو اب کہیں گے کہ یہ پرانا جھوٹ ہے۔“

یہی اسباب ہیں جن کی بناء پر بستی کے آسودہ حال اور فارغ البال لوگ انبیاء کی تکذیب اور ان کی دعوت کی مخالفت میں سب سے پیش قدمی اور تیز دستی کرتے ہیں۔

⑩﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ﴾

(السبا: ع ۴، آیت: ۳۴)

”اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوش حال لوگوں نے کہا کہ جو چیز تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کے قائل نہیں۔“

۱۱﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا﴾ (الانعام: ع ۱۵، آیت: ۱۲۳)

”اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے مجرم پیدا کئے کہ ان میں مکاریاں کرتے رہیں۔“

بہر حال تکبر خواہ اس کی وجہ کچھ ہو، اور اس کے مظاہر کتنے ہی مختلف ہوں، قرآن مجید سے مکمل فائدہ اٹھانے میں سخت مزاحم ہوتا ہے، قرآن مجید کی تعلیم قبول کرنے میں اس کو اپنے نفس پر جاری کرنے میں، اور اس کو اپنی زندگی کے معاملات میں حکم بنانے کے لئے اور انبیاء کی رہنمائی قبول کرنے کے لئے تواضع تسلیم ورضا اور ایثار شرط ہے:

۱۲﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (النساء: ع ۹، آیت: ۶۵)

”تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے۔“

---*---

## ❁ دوسری رکاوٹ: مجادلہ:

قرآن مجید کے بارے میں بغیر بنیادی علم کے بحث ومباحثہ کرنا، اس کو اپنی لسانی اور لفاظی سے مغلوب کرنے کی کوشش کرنا، اس کے بارے میں قیاس آرائیاں کرنا قرآن کی ہدایت سے محروم رکھتا ہے اور سینے کے چھپے ہوئے تکبر کا پتہ دیتا ہے:

۱﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ (المومن: ع ۶، آیت: ۵۶)

”جو لوگ بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ان کے دلوں میں اور کچھ نہیں (ارادۂ) عظمت ہے اور وہ اس کو پہنچنے والے نہیں تو خدا کی پناہ مانگو۔ بے شک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔“

۲﴿وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ﴾ (السبا: ع ۱، آیت: ۵)

”اور جنہوں نے ہماری آیتوں میں کوشش کی کہ ہمیں ہرا دیں گے۔ ان کے لئے سخت درد دینے والے عذاب کی سزا ہے۔“

۳﴿اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ﴾ (المومن: ع ۴، آیت: ۳۵)

”جو لوگ بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں۔ خدا کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک یہ جھگڑا سخت ناپسند ہے۔ اسی طرح خدا ہر متکبر سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔“

④﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا﴾ (الانعام: ع ۱۴، آیت: ۱۱۲)

”اور اسی طرح ہم نے شیطان (سیرت) انسانوں اور جنوں کو ہر پیغمبر کا دشمن بنا دیا تھا وہ دھوکا دینے کے لیے ایک دوسرے کے دل میں ملمع کی باتیں ڈالتے رہتے تھے۔“

---*---

## ❁ تیسری رکاوٹ: انکارِ آخرت اور دنیا پرستی:

عقائد کفریہ میں سے آخرت کا انکار قرآن سے متاثر ہونے اور اس سے فائدہ اٹھانے سے بہت بڑی رکاوٹ ہے، اس لئے کہ قرآن کی ترغیب و ترہیب اور وعظ و اصلاح کی ایک اہم بنیاد آخرت ہے، وہ آخرت سے ڈرتا ہے، آخرت کے ثواب کی امید دلاتا ہے اور اس اہم سفر کے تمام ضروری معلومات اور اس کی پیش آنے والی منزلوں کی صحیح اطلاع اور ضروری ہدایات دیتا ہے اس لئے جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، وہ قرآن مجید سے کسی حال میں مستغنی نہیں ہو سکتے اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

①﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ﴾ (الانعام: ع ۱۱، آیت: ۹۲)

”اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی پوری خبر رکھتے ہیں۔“

لیکن جو لوگ آخرت کے منکر ہیں یا عقیدۃً منکر نہیں ہیں مگر عملاً ان پر دنیا پرستی اور دنیا غالب ہے اور زندگی کے تمام مسائل میں ان کا نقطۂ نظر بالکل مادی ہے، ان کے لئے قرآن بے اثر یا کم اثر ہے:

②﴿وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا، وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا، وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا﴾ (بنی اسرائیل: ع ۵، آیت: ۴۵، ۴۶)

”اور جب قرآن پڑھا کرتے ہو تو ہم تم میں اور ان لوگوں میں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے حجاب پر حجاب کر دیتے ہیں۔ اور ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں کہ اسے سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں ثقل پیدا کر دیتے ہیں۔ اور جب تم قرآن میں اپنے پروردگار یکتا کا ذکر کرتے ہو تو وہ بدک جاتے اور پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں۔“

③﴿اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (النحل: ع ۱۴، آیت: ۱۰۴)

”جو لوگ خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے ان کو خدا ہدایت نہیں دیتا اور ان کے لئے عذاب الیم ہے۔“

④﴿فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ﴾ (النحل: ع ۳، آیت: ۲۲)

”تو جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل انکار کر رہے ہیں اور وہ سرکش ہو رہے ہیں۔“

⑤﴿فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا۔ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ، وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى﴾ (النجم: ع ۲، آیت: ۲۹، ۳۰)

”تو جو ہماری یاد سے روگردانی اور صرف دنیا ہی کی زندگی کا خواہاں ہو اس سے تم بھی منہ پھیر لو، ان کے علم کی انتہا یہی ہے۔ تمہارا پروردگار اس کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹک گیا اور اس سے بھی خوب واقف ہے جو رستے پر چلا۔“

مادیت کا غلبہ ان میں ایسی بلادت اور غباوت پیدا کر دیتا ہے کہ غیر مادی چیزوں کے بارے میں ان کا دماغ کام ہی نہیں کر سکتا، اور وہ ان چیزوں کا انکار کر دیتے ہیں:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ﴾

(یونس: ع ۱، آیت: ۷)

”جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی توقع نہیں اور دنیا کی زندگی سے خوش اور اسی پر مطمئن ہو بیٹھے اور ہماری نشانیوں سے غافل ہو رہے ہیں۔“

﴿بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا، بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ﴾ (یونس: ع ۱، آیت: ۷)

”بلکہ آخرت (کے بارے) میں ان کا علم منتہی ہو چکا ہے بلکہ وہ اس سے شک میں ہیں۔ بلکہ اس سے اندھے ہو رہے ہیں۔“

# وہ صفات جو قرآن کے فہم واستفادہ کے لئے معاون ہیں

## ✻ پہلا معاون: طلبِ صادق:

قرآن سے فائدہ حاصل کرنے کی پہلی شرط یہ ہے کہ اس کی طلب پیدا ہو، جس کو سرے سے اس کی طلب نہیں، اس کے لئے قرآن کیا موثر ہوسکتا ہے؟ اللہ کی سنت یہی ہے کہ وہ طلب پر دیتا ہے اور طلب کی اس کے یہاں بڑی قیمت ہے، نیز موجودہ حالت پر بے اطمینانی اور عدم قناعت ہونا اور پھر ساتھ ساتھ ہدایت کے اصلاح حال کی کوشش اور راستہ کی تلاش اللہ تعالیٰ کے یہاں سعادت کا پہلا قدم ہے:

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی طلب کو ''انابت'' کہتے ہیں:

①﴿وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ﴾ (الرعد: ع ۴، آیت: ۲۷) ''اللہ لوگوں کو اپنی طرف کا رستہ دکھاتا ہے۔''

②﴿وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ﴾ (الشوریٰ: ع ۲، آیت: ۱۳) ''اور جو اس کی طرف رجوع ہوں''

③﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ﴾ (الرعد: ع ۲، آیت: ۱۱)

''بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو نہ بدلیں۔''

ارشاد باری تعالیٰ سے معلوم ہوتا ہے کہ دین میں استغناء اور بے نیازی، محرومی اور بدبختی کی نشانی ہے:

④﴿فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ﴾ (التغابن: ع ۱، آیت: ۶)

''تو انہوں نے (ان کو) نہ مانا اور منہ پھیر لیا اور خدا نے بھی بے پروائی کی۔ اور خدا بے پروا (اور) سزاوار حمد (وثنا) ہے۔''

⑤﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ﴾ (فاطر: ع ۳، آیت: ۱۵)

''اے لوگو تم ہی اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی مستغنی اور لائق حمد ہے۔''

جن لوگوں میں دین کی طلب نہیں، اور دین کی صدا میں ان کے لئے کوئی کشش باقی نہیں رہی، ان کے لئے فرماتا ہے:

⑥﴿اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ﴾ (یونس: ع ۵، آیت: ۴۲)

''کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں اگرچہ وہ بے عقل ہوں۔''

⑦﴿اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ﴾ (یونس: ع ۵، آیت: ۴۳)

''کیا آپ ہدایت دے سکتے ہیں گمراہوں کو اگرچہ وہ دیکھتے نہ ہوں۔''

⑧ ﴿اِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰى وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ، وَمَاۤ اَنۡتَ بِهٰدِى الۡعُمۡىِ
عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ، اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ﴾ (النمل: ع ٦، آیت: ٨٠، ٨١)

”آپ ان لوگوں کونہیں سنا سکتے جن کے دل مردہ ہو چکے ہیں نہ آپ بہروں کو آواز سنا سکتے ہیں آپ انہیں لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور فرمانبردار ہیں۔“

## ❁ دوسرا معاون: استماع و اتباع:

قرآن کریم چونکہ دنیا وآخرت کی ہمیشہ کی زندگی کی کامیابی کے لیے دستورِ حیات ہے لہٰذا اس سے فائدہ حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سچی طلب کے بعد اس کو غور سے سنیے، جو سرے سے کان لگا کر سنتا ہی نہیں، اس کے بعد کے مراحل کیا طے کرے گا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿فَبَشِّرۡ عِبَادِ، الَّذِيۡنَ يَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَيَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ، اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ
وَاُولٰٓئِكَ هُمۡ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ﴾ (الزمر: ع ٢، آیت: ١٧، ١٨)

”آپ بشارت دیجئے میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر بات سنتے ہیں، اور اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی اور یہی صاحب عقل ہیں“

لیکن صرف غور سے سن لینا کافی نہیں جو حصہ عمل کے قابل ہو، اس پر عمل کرنا ضروری ہے، علم بلا عمل ایک دماغی تعیش ہے، اس لئے استماع کے بعد اتباع کا ذکر کیا۔

## ❁ تیسرا معاون: خوف:

قرآن کریم سے استفادہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے خوف پر ہے، جس کا دل بالکل خدا کے خوف سے خالی ہے، اور جس کے لئے خدا کے نام میں کوئی اثر اور کشش نہیں ہوتی اس میں درحقیقت دین کا مادہ نہیں اور وہ گویا اندر کے اس احساس سے محروم ہے جو اس کے دل میں ہمیشہ کی کامیابی کے لیے جوش پیدا کرتا ہے چنانچہ ، قرآن کریم نے اپنے کو ان کے لئے مفید بتایا ہے جن کے دل پر خدا کے نام کا اثر ہوتا ہے اور ان کے خاکستر میں کوئی دبی ہوئی چنگاری موجود ہے باقی جن کے دل کی انگیٹھیاں بالکل سرد ہو چکی ہیں، وہ قرآن ٹھنڈے دل سے سنتے ہیں اور ان میں کوئی گرمی نہیں پیدا ہوتی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

①﴿فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ﴾ (ق: ع ۳، آیت: ۴۵)

" آپ قرآن کے ذریعہ سے ایسے شخص کو نصیحت کرتے رہئے جو میری وعید سے ڈرتا ہو"

②﴿اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ﴾ (یٰسٓ: ع ۱، آیت: ۱۱)

"آپ انہیں کو ڈرا سکتے ہیں جو قرآن کی پیروی کریں اور خدا سے بن دیکھے خوف کریں۔"

③﴿سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى﴾ (الاعلیٰ: ع ۱: آیت: ۱۰)

"عنقریب نصیحت حاصل کریں گے وہ لوگ جن کے دل میں خشیت الٰہی ہے۔"

④﴿فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ (الزمر: ع ۳، آیت: ۲۲)

"پس تباہی ہے ان لوگوں کے لئے جن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے سخت ہو چکے ہیں۔"

---*---

## ❁ چوتھا معاون: ایمان بالغیب

دین کا ایک بہت بڑا اور اہم حصہ وہ ہے جو انسان کے حواس خمسہ اور اس کی عقل کے حدود سے باہر ہے، یہ دین کے وہ بہت سے حقائق ہیں جن کا ادراک وہ اپنے حواس ظاہری سے نہیں کرسکتا نہ وہ چیزیں دیکھی جا سکتی ہیں نہ چھوئی جاسکتی ہیں نہ سونگھی جاسکتی ہیں اور نہ چکھی جاسکتی ہیں، اور نہ ان میں عقل کام دے سکتی ہے، اس لئے کہ عقل کا کام صرف یہ ہے کہ وہ محسوسات اور معلومات اور تجربات کے ذریعہ غیر محسوس اور غیر معلوم چیزوں کا علم حاصل کرے، جن چیزوں کا علم حواس اور تجربات کے ذریعہ سے ممکن نہ ہو اس کے مبادی تک حاصل نہ ہوں، اور وہاں قیاس کی بنیاد سرے سے موجود نہ ہو، وہاں عقل کیا کام دے سکتی ہے؟

اللہ تعالیٰ کے صفات، وحی، فرشتے، جنت اور دوزخ یہ سب چیزیں ہیں، جو خلاف عقل نہیں لیکن ورائے عقل ضرور ہیں، یہ سب غیب میں شامل ہیں، جس کے لئے انبیاء پر اعتماد کرنا، اور جو کچھ وہ بتائیں اس کو قبول کرنا ہی ایمان بالغیب ہے، جو لوگ اپنے یقین اور اعتقاد کے لئے مادیات اور محسوسات کے پابند ہیں اور جو چیز ان کے عقل وقیاس میں نہ آئے ان کا انکار کر دیتے ہیں وہ حقیقت میں دین کی حقیقت سے ناواقف ہیں، ان کے لئے دین کی سرحد

میں داخل ہونا ہی مشکل ہے، وہ قرآن سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے، اور ان کے لئے قرآن مجید میں قدم قدم پر مشکلات ہیں، مگر جو لوگ حواس پرست نہیں ہیں، اور ممکنات کے دائرہ کو وسیع سمجھتے ہیں، صرف موجودات اور محسوسات میں بند نہیں سمجھتے، وہ دین کی صحیح حقیقت سے آشنا ہیں۔ صحیح اور قطعی علم کا سرچشمہ ان کے لئے صرف وحی الٰہی ہے، اور ان کو انبیاء علیہ السلام کی دی ہوئی تعلیمات اور بتائی ہوئی خبروں پر مکمل اعتماد ہے، ان کے لئے کوئی مشکل مشکل نہیں، ایسے ہی حضرات کے لیے قرآن سراپا ہدایت ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

① ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ، الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ﴾ (البقرہ:ع ا، آیت: ۲،۳)

”یہ قرآن ہدایت ہے پرہیز گاروں کے لئے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔“

② ﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَا ذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّ يَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَ مَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ﴾

(البقرہ:ع ۱، آیت: ۲۶)

”پس وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ حق ہے ان کے پروردگار کی طرف سے، اور کافر کہتے ہیں کہ اس مثال سے اللہ کی کیا مراد ہے، بہتوں کو اس کے ذریعہ گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت دیتا ہے اور گمراہ صرف نافرمانوں ہی کو کرتا ہے۔“

وہ لوگ جن پر مادیت اور حسیت پورے طور پر طاری ہوتی ہے اور وہ حواس خمسہ اور عقل سے ماوراء وحی الٰہی کے ذریعے علم حاصل نہیں کرتے، ان کی کوشش اس شخص کی طرح ہوتی ہے جو بغیر کسی زینہ کے بلندی کی طرف جانا چاہتا ہے، یا بغیر پَر او ربازو کے اڑنا چاہتا ہے وہ جس قدر اوپر جانے کی کوشش کرتا ہے اس کی مادیت اور کثافت اس کو نیچے کی طرف لاتی ہے اور اس کا حال وہ ہوتا ہے جس کی قرآن مجید نے اپنے بلیغ الفاظ میں اس طرح تصویر کھینچی ہے:

③ ﴿فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَ مَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ (الانعام۔ع۔۱۵، آیۃ ۱۲۵)

”جس کو اللہ ہدایت دینا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ تنگ بنا دیتا ہے، گویا کہ وہ آسمان پر بدقت چڑھتا ہے اسی طرح اللہ خباثت میں ڈال دیتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان نہیں لاتے۔“

## ❁ پانچواں معاون: تدبُّر فی القرآن الکریم

قرآن سے فائدہ اٹھانے کے لئے تدبُّر بھی شرط ہے قرآن نے مختلف مقامات میں تدبر کی ترغیب دی ہے اور مومنین کی تعریف کی ہے، جو قرآن مجید کو سوچ سمجھ کر پڑھتے ہیں، اور اس پر اندھے بہرے ہو کر نہیں گرتے:

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا﴾ (الفرقان، آیۃ ۷۳)

"اور وہ کہ جب ان کو پروردگار کی باتیں سمجھائیں جاتی ہیں تو ان پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گرتے (بلکہ غور سے سنتے ہیں۔"

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

① ﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾ (محمد، آیۃ ۲۴)

"بھلا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے، یا ان کے دلوں پر قفل لگ رہے ہیں؟"

② ﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا﴾
(النساء، آیۃ ۸۲)

"بھلا یہ قرآن میں غور کیوں نہیں کرتے اگر یہ خدا کے سوا کسی اور کا (کلام) ہوتا تو اس میں (بہت سا) اختلاف پاتے"

## ❁ چھٹا معاون: مجاہدہ

قرآن کے فہم اور اس کی آیات میں تدبُّر کرنے میں اور پھر اس کی تعلیمات پر عمل کرنے میں (کسی درجہ کا) مجاہدہ اور مشقت بھی ضروری اور مفید ہے، قرآن ان انسانی کتابوں میں سے نہیں ہے جن کے مضامین کا احاطہ اور ان کے مصنفین کا مقصد آدمی محض اپنی ذہانت یا علم کی بناء پر معلوم کر لیتا ہے جبکہ یہاں قرآن کریم میں اللہ کا منشاء معلوم کرنے کے لئے اللہ کی رضا اور اس کی توفیق و اعانت کی ضرورت ہے۔ جب انسان اس کے لئے تکلیف اٹھاتا ہے طہارت اخلاق اور تزکیہ نفس سے کام لیتا ہے، تو اللہ کی رحمت بھی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اللہ اپنی کتاب کے لئے اس کا سینہ کھول دیتا ہے اور اس کو فہم عطا کرتا ہے قرآن چونکہ نہایت لطیف چیز ہے، اس لئے جس قدر انسان کی مادی کثافت کم ہوتی ہے، اسی قدر قرآن سے مناسبت پیدا ہوتی ہے اور قرآن کا جمال بے نقاب نظر آتا ہے:

﴿وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ﴾ (العنکبوت، آیۃ ۶۹)

”اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی، ہم ان کو ضرور اپنے راستے دکھادیں گے اور خدا تو نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔“

دوسرا سبب یہ ہے کہ جب کوئی انسان کسی مقصد کے لئے تکلیفیں اٹھاتا ہے، اور قربانیاں کرتا ہے تو اس کی کیفیتیں اس کے اوپر پوری طرح طاری ہوجاتی ہیں اور اس کو صحیح لذت و حلاوت ملتی ہے۔

تیسرے یہ کہ قرآن کا ایک بڑا حصہ عملی ہے وہ محض نظری طور پر سمجھ میں نہیں آسکتا، الفاظ و معانی کا علم تو حاصل ہوسکتا ہے لیکن صحیح تحقیق و مشاہدہ عمل اور تجربہ کے بغیر نہیں ہوسکتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فہم قرآن کا یہ بھی ایک امتیاز تھا۔

## ساتواں معاون: قرآن کریم کا ادب و تعظیم

قرآن مجید سے استفادہ اس سے ہدایت و فیض حاصل کرنے اور روح و قلب کو اس سے جلا و غذا دینے کے سلسلے میں اس حقیقت کا ملحوظ رہنا بھی ضروری اور مفید ہے کہ وہ محض معلومات کا کوئی دفتر یا ضوابط و قوانین کا کوئی مجموعہ نہیں ہے، جس کو کسی طرح بھی پڑھ لیا جائے اور اس کے مضامین و مندرجات سے آگاہی حاصل کر لی جائے، وہ اس احکم الحاکمین اور سلطان السلاطین کا کلام ہے جو جمال و کمال اور عطاو نوال کی تمام صفتوں سے متصف ہے، اور جس کی صفت ہے:

① ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَیۡمِنُ الۡعَزِیۡزُ الۡجَبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشۡرِكُوۡنَ﴾ (الحشر، آیۃ ۲۳)

”وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، بادشاہ حقیقی پاک ذات (ہر عیب سے) سالم امن دینے والا نگہبان، غالب، زبردست بڑائی والا ہے۔“

اور جس نے اپنے کلام کے متعلق خود فرمایا ہے:

② ﴿لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡیَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلۡكَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ یَتَفَكَّرُوۡنَ﴾ (الحشر، آیۃ ۲۱)

”اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ خدا کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا ہے اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں، تاکہ وہ فکر کریں۔“

اور جس کے متعلق وہ فرماتا ہے:

③﴿فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۙ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۙ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ﴾ (عبس، آیات ۱۳ تا ۱۶)

”قابل ادب ورقوں میں (لکھا ہوا) جو بلند مقام پر رکھے ہوئے (اور) پاک ہیں (ایسے) لکھنے والے کے ہاتھوں میں جو سردار اور نیکو کار ہیں“

اور نیز ارشاد ہے:

④﴿اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۙ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۙ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ؀﴾ (الواقعہ، آیات ۷۷ تا ۷۹)

”یہ بڑے رتبے کا قرآن ہے (جو) کتاب محفوظ میں لکھا ہوا ہے اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں“

اس کا قدرتی اور طبعی نتیجہ ہے کہ جن لوگوں کو اس مناسب اور کلام کے نازل کرنے والے کے مقام سے کچھ بھی واقفیت ہوتی ہے اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے:

⑤﴿وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ؀﴾ (الانفال، آیۃ ۲)

”اور جب انہیں اس کی آتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں“

نیز فرمایا:

⑥﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ﴾ (الزمر، آیۃ ۲۳)

”اللہ نے بہترین کلام اتارا، ایک ایسی کتاب ہے جس کے تمام اجزاء اہم رنگ ہیں اور جس میں بار بار مضامین دہرائے گئے ہیں اسے سن کر ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرنے والے ہیں، اور پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہوجاتے ہیں یہ اللہ کی ہدایت ہے جس سے وہ راہ راست پر لے آتا ہے جسے چاہتا ہے اور جسے اللہ ہی ہدایت نہ دے اس کے لئے پھر کوئی ہادی نہیں۔“

ایسے تلاوت کرنے والوں کے متعلق ارشاد ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ (البقرۃ، آیۃ ۱۲۱)

’’جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کے تلاوت کرتے ہیں، جیسا کہ اس تلاوت کا حق ہے اور وہ اس پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں اور جو لوگ کفر کا رویہ اختیار کریں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔‘‘

یعنی جس عزت سے بادشاہ کا کلام، اور جس شوق سے محبوب کا پیام پڑھا جاتا ہے اسی شوق سے پڑھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں دو چیزیں کا مطالعہ اور اہتمام مفید ہے ایک یہ کہ احادیث صحیحہ کے مجموعوں میں ان حدیثوں کا اہتمام سے مطالعہ کیا جائے جو قرآن مجید کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔

دوسرے سیر و تراجم کی کتابوں میں صحابہؓ اور تابعینؒ ، ائمہ مجتہدین، فقہاو محدثین، علماء ربانیین ، اولیاء عارفین کے ان واقعات و حالات کا پڑھنا چشم کشا، شوق انگیز اور روح پرور ثابت ہو گا، جن میں ان کے قرآن مجید کے ساتھ عشق و شغف اس کے ادب تعظیم کی کیفیت، تلاوت کے وقت ان پر اثرات و کیفیات کو بیان کیا گیا ہے۔

---*---

## قرآن کریم سے استفادہ میں رکاوٹیں

- تکبر
- انکارِ آخرت اور دنیا پرستی
- مجادلہ

## قرآن کریم کے فہم و استفادہ کے لئے معاون صفات

قرآن کریم

- ایمان بالغیب
- خوف
- تدبُّر
- استماع و اتباع
- مجاہدہ
- طلبِ صادق
- ادب و تعظیم